ہجر میں آنکھیں ہیں نم للّٰہ کرم فرمائیے
آئیے سرکار میرے گھر کبھی تو آئیے
جب بہت مضطر ہو دل تو نام لیتی ہوں تیرا
پھر تصور میں ہی دامن تھام لیتی ہوں تیرا
دست بستہ ہوکے پھر میں عرض کرتی ہوں شہا
کیجئے نظرِ کرم مجھ پر ذرا بہرِ خدا
چومتے ہیں لب میرے بڑھکر تیری نعلین کو
مضطرب ہوتے ہیں دشمن دیکھ کر اس شان کو
یہ وظیفہ میرے ہمدم راس ہم کو آگیا
مرحبا صلِّ علیٰ کا ابرِ رحمت چھا گیا
تیری رحمت کی ہوائیں آگئیں ہیں جھوم کر
لگ رہا ہے آ رہی ہیں دستِ ساقی چوم کر
ان ہواؤں کو عطا کر دی ہیں تو نے رفعتیں
اس لئے تقسیم کرتی ہیں گلوں کو نکہتیں
دے رہی ہیں مجھکو بھی مسرور ہوکر یہ صدا
سوچتی ہو کیا؟ اٹھو چلدو دیارِ مصطفےٰ
زاہدہ کے دل کو تو اتنا بہت ہیجان ہے
کاش قدموں میں رکھیں آقا جی میری جان ہے

1 | 38

عقل حیران ہے نکلی تھی تا داں کس کی کھوجوں میں
شہ بطحا تو رہتے ہیں خدا سے پاس موجوں میں

مقام مصطفےٰ کو جانچنا آسان نہیں لوگو
کہ سدرہ کے مکیں بھی آپؐ کے ہیں خوشہ چینوں میں

کھڑے قدسی رہ سرکار میں ہر آن رہتے ہیں
ادب سے دست بستہ شاہؐ کے دربان زینوں میں

زمیں کیا آسماں تک آپؐ کے غلمان لیتے ہیں
جو بھرتے ہیں تیری خیرات اپنے آپ گیتوں میں

تیری سیرت میں جو گنُ صاحبِ لولاک ملتے ہیں
کہاں خلاقِ ہستی نے وہ رکھے سب کے سینوں میں

بہت ڈھونڈا زمانے میں نہ ایسا خوبرو پایا
خدا شاہد نہیں ہے آپؐ سا کوئی حسینوں میں

تمہارے حسن کی مشتاق سب حوران جنت ہیں
تمہارےؐ تذکرے ہوتے ہیں ہر جا ماہ جبینوں میں

جہاں رحمت ہے گنبد نور کا جنت تیری ارضی
بٹا کرتے ہیں صدقات محمدؐ ات زمینوں میں

تیری جنت کی وسعت یہ زمیں کیا عرش اعلیٰ تک
جدا سب سے زمیں ہے زیرِ گنبد سب زمینوں میں

علم سے صاحبؐ قرآن کے وہ فیض پاتے ہیں
کہ حکمت منتقل کر دی خدا نے جن کے سینوں میں

مجھے ہے آرزو مجھ کو مدینہؐ کی زیارت ہو
میری مسرور ہو جاں میں رہوں جنت مکینوں میں

2 نمبر 38

قرارِ جاں یہ کہ آپ میرے دل میں آ بیٹھیں
سکونِ جاں میسر ہو تیرا کہ تیری کرنوں میں

کبھی تشریف لا کر خواب میں دیدار کروا دیں
مچلتی ہے یہی اک آرزو سرکار سینوں میں

خدا را اب ہمارا نام بھی اپنوں میں لکھوا لو
تڑپتے ہیں بہت سجدے سرا جن کی جبینوں میں

میرے گزریں سبھی اوقات تیری یاد میں شاہا
بروزِ حشر بھی ہو نام شاہ کے خوش نصیبوں میں

ہماری آرزو سرکار گر مقبول ہو جائے
ہمارا نام آ جائے تیرے دیں کے امینوں میں

میری سنتے ہیں آقا اب رقیبو آن کر دیکھو
کہ ہم رہتے ہیں سرکارِ دو عالم کے سفینوں میں

میرے دل کو ہے راحت نام سے اس پاک ہستی کے
جسے سنبھال کر رکھا ہے ہم نے اپنے سینوں میں

تیرے حسان بصیری اور تیرے حافظ و جامی
شکر صد شکر اب ہے زائدہ ایسے نگینوں میں

سرکارِ دو عالم کا نگر اور نگر ہے
جنت سے مکرم میرے سرکار کا گھر ہے

ہیں عرش کے باسی بھی میرے شاہ کے چاکر
جبرئیل غلامی میں بہت نازاں ہے آ کر

اس شہر میرے شاہ میرے جان و جگر ہیں
ذرات مدینے کے مجھے لعل و گہر ہیں

جب روح میری چین و سکوں ڈھونڈ رہی ہو
رحمت کی ہوا لے کے مجھے طیبہ چلی ہو

کہتی ہے صبا آپ کے اوصاف حمیدہ
ہوتا ہے میرے لب پہ میرے شاہ کا قصیدہ

الطاف تیرے کرے میری روح کو ہلکا
کرتے ہیں میرے جسم کو ہلکا بڑا پھلکا

میں اڑتی ہواؤں میں پہنچی ہوں حرم میں
قمری کی طرح ہولے اترتی ہوں حرم میں

خدمت میں گئے پیش درودوں کے تھے تحفے
اور پڑھتی رہی نعت سلاموں کے تھے نغمے

جی کھول کرم بار رہے شاہِ دو عالم
الجھن رہی باقی نہ رہا اور کوئی غم

ہر سمت تیرے نور کی برسات تھی جاری
رحمت ہے سدا رہتی میرے ساتھ تمہاری

افضل ہے گلی آپ کی جنت سے ہے پیاری
سرکار پہ دلدار یہ جی جان ہے واری

سر آنکھوں پہ رکھے ہو قدم بوس تمہاری
گھر زاہدہ کے آ جائے اگر شاہ کی سواری

تیری نعت کہتا میرا مشغلہ
نہیں بھاتا مجھ کو کوئی چٹکلہ

تیری بات کرتا بڑی بات ہے
گزرتی تجھے سوچتے رات ہے

کبھی زلفِ واللیل کو سوچتا
حجابِ رخِ والضحیٰ موڑتا

تیری چاندنی میں اے بدر الدجی
نظر آ رہا ہے رخِ والضحی

سکت ہے کسے دیکھتے کی تجھے
نظر چومتی ہے قدم کو تیرے

یہ کس نے ہے مجھ پر کرم کر دیا
کہ نور و ضیا سے ہے گھر بھر دیا

کبھی تھی تمنا کہ گھر آئیں وہ
میرے گھر کی رونق بڑھا جائیں وہ

قدومِ مقدس یہاں پڑ گئے
تو رحمت کے پرچم یہاں گڑ گئے

نصیبہ ہمارا ہے روشن ہوا
میری خوش نصیبی سے درشن ہوا

تیری زاہدہ یہ قدم چوم لے
تیرے گرد پروانہ بن گھوم لے

شغل نعت کہنا حمد کہنا کام
کہ ہر دو سے نسبت ہے رحمت دوام
کبھی حمد باری رہی جھومتی
کبھی نام احمدؐ رہی چومتی
خیالوں میں دونوں ہیں جلوہ نما
ثنا خوان بن کر رہوں میں سدا
محب کی ثنا ہو یا محبوبؐ کی
یہ ہی ہے عبادت یہی بندگی
میرے پاس آجا میرے پاس آ
مجھے چہرۂ والضحیٰ پھر دکھا
رہے ورد لب میرے صلِ علیٰ
یہ محبوب تیرے وظیفہ میرا
محمدؐ پیارے میرا مدعا
میں لکھکر قصیدہ تیرا جانِ ما
بوقتِ نزع موقع گر مل سکا
تیرے پیش خدمت کروں گی شہاؐ
درود اور سلام اے رسولؐ خدا
یہ ہی ہے تمنا یہ ہی التجا
ستارہ چمک جائے تقدیر کا
لحد میں رہیں ساتھ مشکل کشا
تو آسان ہو جائے ہر مرحلہ
مدح خوان بنکر رہوں ہر جگہ
تیری رحمتوں کے ہوں بادل جہاں
رہے میرا کتبہ ہمیشہ وہاں
مبارک تجھے اب بہت زاہدہ
تیری آل پر رحمتیں ہوں سدا

فضا جو گرد و نواح کی مہکتی جاتی ہے
یقین ہے کہ صبائے مدینہ آتی ہے
پیامِ محسنِ انسانیت سناتی ہے
شفیعؐ روزِ جزا کی وہ قسم کھاتی ہے
کہ خوش نہیں ہیں پریشان دیکھ کر تجھ کو
گراں طبع بھی ہے حیران دیکھ کر تجھ کو

خوشا نبیؐ نے محبت کی لاج رکھی ہے
تمہارے نام شفاعت بھی آج لکھی ہے
زہے کریمؐ نے مجھ پر عنائتیں کر دیں
میرے جرم کو بتایا نوازشیں کر دیں
وہؐ مہربان ہیں ہم پر یہ میری قسمت ہے
اگر کرم نہ ہو انؐ کا بڑی ہی زحمت ہے

نمودِ نورِ محمدؐ سے فرحتیں ساری
مزاج انؐ کا کریمی وہ رحمتِ باری
انؐ ہی کے لطف سے ہر سو بہار آتی ہے
ہمارے واسطے گلشن نکھار جاتی ہے

شجر ثمر میں گلستان میں آپؐ کی خوشبو
یہاں وہاں ہے تیرے نور سے ضیا ہر سو
کوئی ہوا ہے نہ ہو گا کبھی تیرے جیسا
ہے زاہدہ کا پیمبر حبیبِ ربؐ ایسا

میں ہوں شیدا رحمتؐ عالم پڑی سرکار کی
آمنہؓ کے دل کے ٹکڑے عائشہؓ کے پیار کی

میں نے مانا کہ محمدؐ کبریا کا نور ہیں
اور موسیٰؑ کو بچانے والا جلوہ طور ہیں

جب تجلی طور پر چمکی خدا کے نور کی
جلوۂ نور خدا سے آگ بھڑکی طور کی

ہو گئے بیہوش موسیٰؑ ساتھ جو تھے مر گئے
آپؐ کی رحمت کے باعث موسیٰؑ اٹھ کر چل دیئے

معجزہ رحمتؐ لقب کا آج بھی مشہور ہے
جن کو رحمت بانٹنا ہی تا ابد منظور ہے

میں سوالی ہوں محمدؐ مصطفیٰؐ سے پیار کی
شافعؐ محشر سے ربِّ ذوالمنن دیدار کی

جب سلامِ ذوالمنن سے شاد ہو کر کامراں
اور کچھ ہوں نار میں کہتے خدایا الاماں

ایسے وقتوں آپؐ کا دیدار خوش کن ہو نصیب
زاہدہ کو جامِ کوثر بھی عطا کرنا حبیبؐ

کلام
29

نبوت کی رضا والے سے رب کو پیار ہو جائے
تو رحمت عالمیں سب سے بڑی سرکار ہو جائے
کبھی لمحوں میں فرشوں سے عرش پر سیر کر آئے
کبھی وہ قدسیوں کی بھی نظر سے پار ہو جائے
سفر براق پر ہو اور رفرف پر سواری ہو
تیرے پیش نظر حق تعالیٰ کا دربار ہو جائے
ملاقاتیں محب محبوب میں ہوں راز دارانہ
شفاعت کی رضا پھر آپ کی سرکار ہو جائے
سنے گر ابوبکر صدیق کی آواز عرشوں پر
تیرے وصف سمیع کا منکشف اسرار ہو جائے
انہیں تحفہ درودوں کا غلاموں بھیجتے جاؤ
بہت سنتے ہیں آقا اس کا بھی اقرار ہو جائے
تصور میں میرے آکر ذہن کو جگمگا ڈالو
میری آنکھوں میں آ بیٹھو مجھے دیدار ہو جائے
کبھی اے مہرباں آکر میرے دل میں سما جاؤ
کبھی سوچوں میں آ جاؤ حسیں افکار ہو جائے
تیرے در پر معافی کی طلب لے کر پڑی ہوں میں
بھرو دامن میرا یہ جان اب سرشار ہو جائے
کرم کی چھاؤں ہو سرکار راضی ہوں اگر مجھ سے
تو اس عاصی کا مجرم کا بھی بیڑا پار ہو جائے
بہت لوگوں کو میرے شاہ کا دیدار ہوتا ہے
تیرے انوار کی مجھ پر بھی آقا پھوار ہو جائے
طبیب دو جہاں کی بارگاہ میں سر کو خم کر لے
تیری رحمت کی طالب جب کبھی بیمار ہو جائے
بصیری کو ردا بخشی میرے سرکار عالی نے
عطا سوغات مجھ کو بھی شہ ابرار ہو جائے
تمہاری زائرہ پر دو جہانوں میں عنایت ہو
تمہاری رحمتوں سے ہر طرف گلزار ہو جائے

عرش کا مہمان دیکھا جائے گا
حاصلِ ایمان دیکھا جائے گا
میرے اللہ پاک کا محبوبؐ پاک
حسبِ قرآن دیکھا جائے گا
مسندِ محمود پر جلوہ فروز
وہؐ حسین ذیشان دیکھا جائے گا
عمرؓ جس کی ہے دعائے مستجاب
بوبکرؓ ذیشان دیکھا جائے گا
دخترانِ شاہؐ سے زوجین پاک
شاہ علیؓ عثمانؓ دیکھا جائے گا
حشر کے میدان کا دلکش سماں
سب کو پر اجمان دیکھا جائے گا
عاصیوں کے واسطے رحمتؐ لقب
آپؐ کا فیضان دیکھا جائے گا
حشر میں امت کی خاطر مصطفےٰؐ
ہوں گے سائبان دیکھا جائے گا
منتظر ہیں ہم بروزِ حشر کے
کیسی ہوگی شان دیکھا جائے گا
میں تو پر اجمال ہوں ربِ العلیٰ
میرا کیا میزان دیکھا جائے گا
چھوڑ کر میرے گناہوں کی کتاب
جب میرا دیوان دیکھا جائے گا
مدحتِ سرکارؐ کے ہے ساتھ ساتھ
مدحتِ سبحان دیکھا جائے گا
ازل میں پوچھا کیا عہدِ وفا
اس کا بھی پیمان دیکھا جائے گا
ہوگی تیری زیادہ مدحِ سرا
جبکہ ربِ رحمان دیکھا جائے گا

3

اللہ کرتا آپؐ کی توقیر ہے
لامکاں تک آپؐ کی جاگیر ہے
ربّ نے مانا ہے تجھے اپنا حبیبؐ
اور بتایا عاصیوں کا ہے طبیبؐ
ہر نفس پر آپؐ مہربان ہیں
پُرخطا پر آپؐ کے احسان ہیں
میرے دامن کو بھرا افکار سے
حمدِ باری نعت کے انوار سے
میری سوچوں میں تو رہتے ہیں حضورؐ
کیسے برپا ہو کوئی فتنہ فتور
ہاتھ میں دنیا کے تیغ و تیر ہیں
پر میرے سرکارؐ رہبر پیرؐ ہیں
تھامتے ہیں مجھکو وہؐ میرے شفیق
ڈگمگاتے لمحوں میں بن کر رفیق
آپؐ کے فیضان سے جیتے ہیں ہم
رحمتوں کے جام بھی پیتے ہیں ہم
ایک جاں کیا چیز ہے قربان ہو
گر میری قدرت میں یہ آسمان ہو
میری قوت میری طاقت آپؐ ہیں
حسرت کے عالم میں راحت آپؐ ہیں
یا محمدؐ مصطفٰےؐ نورِ خدا نورِ خدا
زاہدہ کو ہے فقط سودا تیرا

786

4

طٰہٰ یٰسین مزمل مدثر
اعلیٰ عالی ہادی رہبر

عرش کے دولہا ارض کی رونق
شافع محشر چاہے خالق

ارض و سما کے رہنے والے
میرے آقا کے متوالے

آقا امت کے رکھوالے
عرشی فرشی صدقے سارے

تیری زائرہ تیری باندی
تیری چاہت میں دیوانی

1

بادِ سحر نے ہم کو پیغام یہ دیا ہے
عصیاں کا سارا دفتر اب صاف ہو گیا ہے
اٹھی جو موجِ رحمت ہم کو کنارے کرنے
تیرِ نجات میں اب رحم و کرم بھرا ہے
بخشش سے جب نوازا آقائے دو جہاں نے
دربارِ رب سے آئی رحمت بھری ندا ہے
سرکار کے کرم سے اللہ نے درگزر کی
رحمت کے باب کھولے انعام یہ دیا ہے
دستِ کرم میں ان کے اللہ کے خزینے
اللہ کی عطا بھی سرکار کی عطا ہے
ہم کو نوازتا ہے ربِّ قدیر جو تک
محبوبِ کبریا کو محبوب یہ ادا ہے
صد شکر مجھ گدا پر نظرِ کرم تیری ہے
صدقے میں پنج تن کے ہم پر کرم تیرا ہے
ساقی ہو خیر تیری کوثر کنارے پیاسے
بھر بھر کے پی رہے ہیں جام و سبو بھرا ہے
تسنیم بھی ہے تیری ہیں سلسبیل تیرے
ہے دسترس میں تیری سب کچھ شہا تیرا ہے
اللہ کی کتب میں تیری ثنا لکھی ہے
ارض و سما میں سب کچھ تیرے لئے بنا ہے
ہادی نبی پیمبر یوں تو بہت ہوئے ہیں
میرے نبی سے بہتر کب کوئی دوسرا ہے

باقی اگلے صفحے پر

ہم دیکھتے کو جائیں کیوں رونقِ زمانہ
جب رونق حرم ہی جنت سے بھی سوا ہے
مقبول التجا ہو سرکار پھر بلا لیں
میرے لبوں پہ ہر دم بس اک یہی دعا ہے
تیرے بدن کے بوسے لے کر صبا جو آئی
خوشبو سے بھینی بھینی مہکی ہوئی فضا ہے
اب رحمتوں کی برکھا رم جھم برس رہی ہے
والّیل زلفِ عنبر کی جھومتی گھٹا ہے
روشن ہیں صبحیں میری راتوں میں چاندنی ہے
اب والضحیٰ نے اپنا رُخ پھر اِدھر کیا ہے
الفت ہے تیری آقا دِل بھر گیا جہاں سے
اب رحمتِ دو عالم ہی میرا مدعا ہے
آئی نویدِ رحمت دل جھوم اٹھا میرا
بزداں کی رحمتوں نے باہوں میں بھر لیا ہے
عرشِ علی پہ قدسی اب پوچھتے ہیں یارو
کس خوش نصیب نے اب جنت میں گھر کیا ہے
نعت و حمد دعائیں سارا کلام تیرا
پہو زاہدہ مبارک مقبول ہو رہا ہے

شب روز دعاؤں میں میری آہ بہت ہے
سرکار بلا لیں کہ مجھے چاہ بہت ہے
ایام شبِ قدر سے آ جائیں حرم میں
اس نور سی نگری میں تیرے لطفِ اتم میں
جس جا پہ میرے آقا نے گھر اپنا بنایا
اس گنبد خضرا کا ملے ہم کو بھی سایا
جس بات میں توصیف حمد نعت نہیں ہے
اب اچھی مجھے لگتی وہی بات نہیں ہے
دنیا کی کوئی بات نہیں ہم کو سنانی
لگتی ہے بری ہم کو یہ دنیاوی کہانی
ذکر شہہ ابرار ہے تسکین کا باعث
اقوال نبیؐ روح کی تزئین کا باعث
ان کی ہے ضیاء زیب گلستانِ دو عالم
شہکارِ خدا تعالیٰ ہیں سلطانِ دو عالم
جن ہاتھوں سے تخلیق کیا ماہِ منور
قربان تیرے ہاتھوں کے اے پیارے مصور
رہتی ہیں میرے دل میں حسیں یادیں مسلسل
کہتی ہوں حمد نعت تو ٹوٹے نہ تسلسل
ثنا میرے قابو سے ہے باہر میرے اللہ
پھر شانِ کرم آج ہو ظاہر میرے اللہ
احسان بہت زاہدہ اپنی پہ کیا ہے
بھیجا ہے فرشتہ جو مددگار ہوا ہے

خوابیدہ ذہن آج ہو بیدار تو لکھوں
پھر آج حمد نعت ہو سرکار تو لکھوں

اب ذہن پریشان میری سوچ ہے الجھی
گتھی میرے افکار کی گر آج ہو سلجھی

لکھوں میں شہنشاہِ دو عالم کا قصیدہ
سرکار کی یادوں سے میرا دل ہے تپیدہ

ابھرے ہیں مناظر وہ حسین میرے ذہن میں
رہتی تھی تمنا اللہ کی آقا کے ذہن میں

جب رحمت یزداں کا بنے کوئی نشانہ
اللہ سے ملاقات کا بن جائے بہانہ

کیا ناز سے انداز سرِ عرش تیرے تھے
اللہ کے قریں جب کہ شہنشاہ میرے تھے

کچھ پیار سے کلمات بھی اللہ کو سنائے
جب شاہِ امم قابَ وقوسین پہ آئے

اللہ کی مدحت رہی سرکار کے لب میں
جھپکی نہ نظر آپ رہے حدِ ادب میں

اللہ نے رخ اپنا قریں ہو کے دکھایا
اور رحمت یزداں نے خزینے کو لٹایا

سرکار پلٹ کر جو درِ قدس سے آئے
تب غار کے اک یار کو سب بھید بتائے

بوبکر سے کہہ دی یہ میری رات میں گزری
حق مانا تیرے یار نے رحمت تیری جیتی

صدیق یہ بولے کہ میرے سید و سرور
سچ ہے کہ سرِ عرش گئے نورِ منور

حق ذات نے صدیقؓ کو محبوب بنایا
رہتے تیرے ساتھ ہی بنکر تیرا سایا
بوجہل کے دل میں تو بہت کینہ بھرا تھا
معراج کو اس نے تو فقط خواب کہا تھا
کذاب کو اس بات کا احساس نہیں تھا
یہ معجزہ، بوجہل کی بکواس نہیں تھا
کافر کے مقدر میں ذرا نور نہیں تھا
کچھ نور کے منبع کا ادب، شعور نہیں تھا
کفار کا اصرار کوئی اقصیٰ نشانی
کہہ دی شہؐ ابرار نے سب اقصیٰ کہانی
معراج میں تحفے جو خدا پاک نے بھیجے
منظور جیسے ہو وہ نبیؐ پاک سے لے لے
امت کے لئے پانچ نمازوں کا ہے تحفہ
رحمت سے بھری رب کی نگاہوں کا ہے تحفہ
ہر سال میں رمضان مہینے کو جو پاؤ
پڑھنے کو تراویح بھی بڑے شوق سے جاؤ
قرآن کے انوار کو سینوں میں بساؤ
اور قدر کی راتوں میں نصیبوں کو جگاؤ
اموال کرو پاک کرو صدقہ و خیرات
اور دیتے رہو سال میں یک بارگی زکوٰۃ
قرآن کے انوار تیری جاں میں بھریں گے
تو نارِ جہنم سے بری تجھ کو کریں گے
اور روزِ حشر جس کو شفاعت کی طلب ہو
وہ دین پہ قائم ہو بڑا نیک کسب ہو
اے رحمتِ عالم میری سرکار بچانا
جنت میں تیری میرا بھی بن جائے ٹھکانہ
بس میری متاع یاد تیری یاد تیری ہے
جاں سوختہ زاہدہ در تیرے پڑی ہے

رونق تیرے حرم کی پھر یاد آ رہی ہے
تنہائیوں میں میرے دل کو لبھا رہی ہے
آجائیں دن وہ پھر سے جا کر تیرے حرم میں
جنت میں تیری بیٹھوں پھر سایۂ کرم میں
الحمد میرے لیے یہ مدحت رہی تمہاری
صلے علی کی رحمت ہے پاسباں ہماری

آفت بلا سے ہم کو کچھ واسطہ نہیں ہے
آفت بلا کے آنے کو راستہ نہیں ہے
سر پر میرے ہمیشہ رہتا ہے دستِ رحمت
آئے تو کیسے آئے گھر پر ہمارے زحمت
یہ جان میری نہیں ہے یہ گھر میرا نہیں ہے
یہ جان حرمِ آقا پھر کیا تیرا نہیں ہے

گلشن کی رونقیں بھی سرکار تیرے دم سے
آئی چمن میں خوشبو تیری بزم سے
طیور چہچہاتے غنچے کھلے کھلے ہیں
پھولوں کے رنگ خوش کن خوشبو سے سب بھرے ہیں
یہ باغ یہ بہاریں رکھنا ہمیشہ قائم
اے رحمتِ دو عالم رحمت تیری ہو دائم

ہو جاں کنی لحد پل تم خود سنبھال لینا
روزِ حشر شفاعت کی سند ہم کو دینا
اے جانِ جان مل کر تم زاہدہ سے کہنا
اے زاہدہ ہمیشہ تم ساتھ میرے رہنا

کلام نمبر 20

نعت

سلطانؐ امم شافعِ محشر کی دعا ہے
یہ نعت و حمد کا جو ہنر مجھ کو ملا ہے

جب مجھ پہ کرم بار ہوئے شاہؐ حجازی
افکار ہیں تابندہ میرا ذہن اجلا ہے

نکھری ہے میری سوچ بہار آئی ہو جیسے
یوں آپؐ کی رحمت سے چمن دل کا کھلا ہے

ٹھنڈک سی اتر آئی میرے جان و جگر میں
اس نور کے پیکر کا تصور جو کیا ہے

لگتا ہے کہیں پاس ہیں سلطانؐ دو عالم
مخمور فضا گھر کی بڑی جاں فزا ہے

سرکارؐ کی مدحت سے بڑا دل کو سکوں ہے
اور پیار تیرا جیسے کہ رگ رگ میں بھرا ہے

سرکارؐ نظر آئیں قدم آپؐ کے چوموں
سوچوں میں تو سر آپؐ کے قدموں پہ دھرا ہے

کرتی ہوں میں ہر وقت میرے شاہؐ کی باتیں
ہر سمت ہے تو جلوہ فگن نور تیرا ہے

کہتی ہوں میں دن رات محبت کے فسانے
قصوں کا تسلسل ہے تیرا لطف بڑا ہے

چھپوا کے میرا نعت کا دیوان میرے آقاؐ
کہلاتے ہیں پیچھے اور تیرا کرم سوا ہے

بیمار کھڑی راہ تیری دیکھ رہی ہے
آ جاؤ مسیحاؐ کہ میرا درد بڑھا ہے

گر ساتھ رہیں وقتِ نزع، لحد و حشر میں
پھر زاہدہ تیری کا تو ہر جا پہ بھلا ہے

نعت

لکھ رہی ہوں میں قصیدہ سیّد و سالار کا
جو کہ ہے محبوبِ یزداں دلربا دلدار کا
پسرِ عبداللہ محمدؐ آمنہؓ کے لاڈلے
جو شبِ معراج عرشوں پر خدا سے جا ملے
جن کی امت کو خدا نے خیرِ امت کر لیا
اور وعدہ شفاعت اُن کو اللہ نے دیا
جو بشر ہو کر جہانِ قدسیاں کے ہیں نبیؐ
شافعِ محشر ہیں سارے انبیاء کا فخر بھی
وہ جو ہے رحمتؐ لقب احمدؐ محمدؐ نام ہے
کرم کرنا رحم کرنا اس سخیؐ کا کام ہے
جن کا سارا ہی گھرانہ اللہ کو محبوب ہے
جن کی بیٹی فاطمہؓ حوروں سے بڑھ کر خوب ہے
آپؐ کے داماد مولا حیدرؓ کرار ہیں
اور ذوالنورینؓ آقاؐ باعثِ صد افتخار ہیں
اور نبیؐ کے شاہزادوں کا بہت احسان ہے
دین پر نہ آنچ آئے جان کی قربان ہے
کہہ رہا ہے سارا عالم اونچی شان مصطفےٰؐ
اس لئے رہتی ہوں ہر پل مدح خوانِ مصطفےٰؐ
زاہدہ کلماتِ طیب پڑھ کے کرتی ہے دعا
زاہدہ کو جامِ کوثر ساقیٔ کوثر پلا

22

نعت

اللہ کے حبیبؐ کی ہیں رحمتیں بڑی
بن کر کنیز جا رہوں سرکارؐ کی گلی

شانِ حضورؐ آپؐ کی اللہ رے عظمتیں
در پہ تیرے ہے فوج ملائک کھڑی ہوئی

آتے ہیں صبح و شام جو قدسی درِ رسولؐ
کرتے ہیں فخر حاضری در پہ تیرے لگی

ہیں دستِ شاہؐ میں میرے اللہ کی نعمتیں
قاسمؐ کے دستِ پاک میں وسعت بڑی بڑی

امید وارِ کرم ہوں مجھ کو یقین ہے
ہوگی اِدھر بھی آپؐ کی رحمت بھری جھڑی

گھیرے میں غم الم سے ہوں، دل ہے بجھا بجھا
خستہ و نیم جان ہوں ہیں کلفتیں تری

نظرِ کرم کریں اگر اس خستہ حال پر
ہر بات میری، آپؐ کی نصرت سے ہو بنی

خوش قسمتی پکار کر پھر سے گلے ملے
میری جبیں، ناز ہو اور بارگاہ تیری

آئی تو پھر صبح بہاراں ہے عید سے
اے شاہِ مرسلاںؐ کی نگاہِ کرم ہوئی

قربان جاؤں آپؐ کے سرکارؐ جانِ ما
فیضان آپؐ کا ہوا دل کی کھلی کلی

2 786 22

چہرے پہ نور آگیا دل ہے کھلا کھلا
سرکارؐ کی نگاہ کچھ مجھ پر ہے آ پڑی

سرکارؐ کی نوازشوں سے شاد کام ہوں
جامِ طہور پی لیا تشنہ لبی گئی

پھر آیا وقتِ سعد مبارک ہو زاہدہ
سرکارؐ کی جناب میں خوش بخت ہو گھڑی

24

سرکار کی مدحت سے مجھے کوئی نہ روکے
کہتی ہوں اگر نعت مجھے کوئی نہ ٹوکے
جو ابرِ کرم مجھ پہ گھنا آج ہے چھایا
لگتا ہے میرے شاہ کے دربار سے آیا
مجھ پر ہے میرے شاہ کے اکرام کی بارش
دربارِ شہنشاہ سے انعام کی بارش
آقا کی تو ازش ہے فقط نعت کے صدقے
اور آپ سے الفت میں بھری بات کے صدقے
الفاظ میں ہے جان بھی جانان کے صدقے
کچھ اور عطا خیر ہو حسنان کے صدقے
لکھتی ہوں محبت سے بھرا تیرا قصیدہ
کر بیٹھی ہے پگلی تو گریبان دریدہ
جذبات سے رہتی ہے میری جان تپیدہ
محبوب ہیں مجھ کو تیرے اوصاف حمیدہ
مجھ کو تو نہیں ہوش کسی پیر و جواں کی
دنیا کی شہنشاہوں کی، الموار جہاں کی
بس سوچ میری گھوم کے پلٹے تیری جانب
افکار میرے آپ کے بس آپ کے طالب
پتھر لئے ہاتھوں میں زمانہ بنا دشمن
غیروں سے بہت پہلے گھرانہ بنا دشمن
ہے زائرہ تیری کو سکوں تیرے کرم سے
آتی ہے رحمت کی ہوا تیرے حرم سے